احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ 29 جنوری 2014ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 29 جنوری 2014ء 27 ربیع الاول 1435 ہجری 29 صلح 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 24

بچپن میں قرآن سیکھو

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔

جو شخص کم عمری میں قرآن کریم سیکھتا ہے تو وہ (جزو بدن بن کر) گویا اس کے گوشت پوست اور خون میں رچ بس جاتا ہے اور جو بڑی عمر میں سیکھتا ہے اسے قرآن کریم جلدی بھول جاتا ہے۔ ہاں اگر وہ اسے (قرآن کریم کو پڑھنا) ترک نہ کرے (مسلسل دہرائی کرتا رہے) تو اس کیلئے دوگنا اجر ہے۔

(میزان الاعتدال، ذکر عمر بن طلحہ بن علقمة بن وقاص جزء5 صفحہ 251)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

خدائے تعالیٰ نے قرآن شریف کی ضرورت نزول کی اور اس کے منجانب اللہ ہونے کی یہ دلیل پیش کی ہے کہ قرآن شریف ایسے وقت میں آیا ہے کہ جب تمام امتوں نے اصول حقہ کو چھوڑ دیا تھا اور کوئی دین روئے زمین پر ایسا نہ تھا کہ جو خداشناسی اور پاک اعتقادی اور نیک عملی پر قائم اور بحال ہوتا بلکہ سارے دین بگڑ گئے تھے۔ اور ہر یک مذہب میں طرح طرح کا فساد دخل کر گیا تھا اور خود لوگوں کے طبائع میں دنیا پرستی کی محبت اس قدر بھر گئی تھی کہ بجز دنیا اور دنیا کے ناموں اور دنیا کے آراموں اور دنیا کی عزتوں اور دنیا کی راحتوں اور دنیا کے مال ومتاع کے اور کچھ ان کا مقصد نہیں رہا تھا اور خدائے تعالیٰ کی محبت اور اس کے ذوق اور شوق سے بکلی بے بہرہ اور بے نصیب ہو گئے تھے اور رسوم اور عادت کو مذہب سمجھا گیا تھا پس خدا نے جس کا یہ قانون قدرت ہے کہ وہ شدتوں اور صعوبتوں کے وقت اپنے عاجز بندوں کی خبر لیتا ہے اور جب کسی سختی سے جیسے امساک باران وغیرہ سے اس کے بندے قریب ہلاکت کے ہو جاتے ہیں باران رحمت سے ان کی مشکل کشائی کرتا ہے نہ چاہا کہ خلق اللہ ایسی بلا میں مبتلا رہے جس کا نتیجہ ہلاکت دائمی اور ابدی ہے۔ سو اس نے بہ تعمیل اپنے قانون قدیم کے کہ جو جسمانی اور روحانی طور پر ابتدا سے چلا آتا ہے قرآن شریف کو خلق اللہ کی اصلاح کے لئے نازل کیا اور ضرور تھا کہ ایسے وقت میں قرآن شریف نازل ہوتا کیونکہ اس پر ظلمت زمانہ کی حالت موجودہ کو ایسی عظیم الشان کتاب اور ایسے عظیم الشان رسول کی حاجت تھی اور ضرورت حقہ اس بات کی متقاضی ہو رہی تھی کہ اس تاریکی کے وقت میں جو تمام دنیا پر چھا گئی تھی اور اپنے انتہائی درجہ تک پہنچ چکی تھی آفتاب صداقت کا طلوع کرے کیونکہ بجز طلوع اس آفتاب کے ہرگز ممکن نہ تھا کہ ایسی اندھیری رات خود بخود روز روشن کی صورت پکڑ جائے اور اسی کی طرف ایک دوسرے مقام میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے اور وہ یہ ہے۔ (۔) یعنے جو لوگ اہل کتاب اور مشرکین میں سے کافر ہو گئے ان کا راہ راست پر آنا بجز اس کے ہرگز ممکن نہ تھا کہ ان کی طرف ایسا عظیم الشان نبی بھیجا جاوے جو ایسی عظیم الشان کتاب لایا ہے کہ جو سب الٰہی کتابوں کے معارف اور صداقتوں پر محیط اور ہر یک غلطی اور نقصان سے پاک اور منزہ ہے۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 658)

درس کتب حضرت مسیح موعود

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''امراء اور پریذیڈنٹ اپنی اپنی جماعتوں میں قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود کی کتابوں کا درس دیں۔ یہ محض وعظ نہیں ہوگا کیونکہ یہ اپنے اندر مشاہدہ رکھتا ہے قرآن کریم وعظ نہیں بلکہ وہ مشاہدات پر حاوی ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود کی کتب مشاہدات پر مبنی اور مشاہدات پر حاوی ہیں۔ ایک عام واعظ تو یہ کہتا ہے کہ قرآن کریم میں اور احادیث میں یہ لکھا ہے۔ مگر خداتعالیٰ کے انبیاء یہ نہیں کہتے کہ فلاں جگہ یہ لکھا ہے بلکہ وہ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے دل پر یہ لکھا ہے۔ ہماری زبان پر یہ لکھا ہے۔ ان کا وعظ ان کی سوانح عمری ہوتا ہے۔ اس لئے ان کی کتب پڑھنے سے واعظ والا اثر انسان پر نہیں پڑتا بلکہ مشاہدہ والا اثر پڑتا ہے۔ جس طرح دعا نماز کا مغز ہے اسی طرح انبیاء کی کتب میں نصیحت کا مغز ہوتا ہے۔ جو خداتعالیٰ اور اس کے انبیاء کے کلام میں پایا جاتا ہے۔''

(خطبات محمود جلد 11 صفحہ 283۔284)

داخلہ مدرسۃ الحفظ طالبات

مدرسۃ الحفظ طالبات ربوہ میں داخلہ جون 2014ء میں متوقع ہے جو والدین اپنی بچیوں کو اس ادارہ میں داخل کروانے کے خواہشمند ہیں ان سے درخواست ہے کہ وہ ابھی سے بچیوں کو صحت تلفظ کے ساتھ قرآن کریم پڑھائیں۔ نیز اس بات کا خیال رکھیں کہ داخلہ سے قبل بچیوں کو قرآن پاک کے کم از کم دو ادوار روانی اور تلفظ کے ساتھ مکمل کروائیں۔ کیونکہ درست تلفظ اور روانی حفظ کے لئے بہت ضروری ہے۔

(پرنسپل عائشہ اکیڈمی ربوہ)

اداریہ

سیرالیون اور آسٹریلیا کی دعوت دیتی قبریں

الحاج حضرت مولوی نذیر احمد علی صاحب حضرت بابو فقیر علی صاحب کے فرزند تھے۔ 10 فروری 1905ء کو پیدا ہوئے۔ آپ پہلی مرتبہ 22 فروری 1929ء کو گولڈ کوسٹ غانا دعوت الی اللہ کے لئے بھجوائے گئے۔ 1937ء میں سیرالیون پہنچے اور مسلسل آٹھ سال تک شاندار خدمات سرانجام دیں اور باوجود شدید مخالفت کے احمدی جماعتوں میں غیر معمولی ترقی ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ 12 فروری 1945ء کو آپ قادیان تشریف لائے تو حضرت مصلح موعود نے آپ کی سرفروشانہ اور مجاہدانہ خدمات پر خراج تحسین ادا کرتے ہوئے آپ کو ایک مجلس عرفان میں کامیاب جرنیل کے خطاب سے نوازا اور جب آپ 26 نومبر 1945ء کو عازم مغربی افریقہ ہوئے۔ تو حضور نے آپ کو مغربی افریقہ کا رئیس دعوت الی اللہ نامزد کیا۔

آپ نے قادیان سے روانگی سے قبل ایک الوداعی تقریب میں فرمایا ’’آج ہم خدا تعالیٰ کے لئے جہاد کرنے اور (دین) کو مغربی افریقہ میں پھیلانے کے لئے جا رہے ہیں۔ موت فوت انسان کے ساتھ لگی ہوئی ہے **ہم میں سے اگر کوئی فوت ہو جائے تو آپ لوگ یہ سمجھیں کہ دنیا کا کوئی دور دراز حصہ ہے۔ جہاں تھوڑی سی زمین احمدیت کی ملکیت ہے۔** احمدی نوجوانوں کا فرض ہے کہ اس تک پہنچیں اور اس مقصد کو پورا کریں جس کی خاطر اس زمین پر ہم نے قبروں کی شکل میں قبضہ کیا ہوگا۔ پس ہماری قبروں کی طرف سے یہی مطالبہ ہوگا کہ اپنے بچوں کو ایسے رنگ میں ٹریننگ دیں کہ جس مقصد کے لئے ہماری جانیں صرف ہوئیں اسے وہ پورا کریں۔

خدا نے آپ کی دلی تمنا پوری کی اور آپ آخری بار 11 اپریل 1954ء کو ربوہ سے سیرالیون پہنچے اور کچھ عرصہ علالت کے بعد سیرالیون کے شہر بو میں 19 مئی 1955ء کو انتقال کر گئے۔

آپ سلسلہ احمدیہ کے چھٹے جاں نثار مربی تھے جنہوں نے بعہد خلافت ثانیہ ممالک غیر میں دعوت الی اللہ بجالاتے ہوئے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کی۔ مولانا نذیر احمد علی صاحب کا مزار سیرالیون کے شہر بو میں ایک نہایت پُرفضا جگہ پر واقع ہے۔ (تاریخ احمدیت جلد 18 ص 266,265)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع جب سیرالیون کے دورہ پر تشریف لے گئے تو ان کی قبر پر دعا کرنے کے لئے تشریف لے گئے اور ان کی قبر آج بھی احمدی نوجوانوں کو آواز دے رہی ہے کہ آؤ اور اس ملک کو فتح کرو اور آج جماعت سیرالیون فتوحات کے نئے جھنڈے گاڑ رہی ہے۔

ایک ایسا ہی واقعہ آسٹریلیا میں بھی گزرا ہے۔ جہاں ایک احمدی کی قبر زندہ احمدیوں کو دعوت عام دے رہی ہے۔ اس کی تفصیل کچھ عرصہ قبل الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ آسٹریلیا کی جماعت برسبن (Brisbane) کی جب بھی تاریخ لکھی جائے گی تو اس تاریخ کا آغاز برسبن کی سرزمین پر آباد ہونے والے سب سے پہلے احمدی مکرم علی بہادر خان صاحب سے ہوگا۔ آپ آج سے قریباً 100 سال قبل بیسویں صدی کے آغاز میں آسٹریلیا آئے تھے اور کوئنز لینڈ سٹیٹ کے شہر برسبن میں رہتے تھے۔ آپ کی دعوت الی اللہ سے ایک نو مسلم بھی احمدیت میں داخل ہوا جس کا نام رشید برڈ رکھا گیا۔

مکرم علی بہادر خان صاحب ایک فدائی احمدی تھے اور دعوت الی اللہ میں سرگرم تھے۔ آپ نے نصف صدی سے زائد عرصہ برسبن میں گزارا اور اس عرصہ میں کسی اور احمدی کا برسبن (کوئنز لینڈ) میں آمد کا ذکر نہیں ملتا۔ آپ نے اس پچاس سال کے عرصہ میں تن تنہا احمدیت کا دیا جلائے رکھا اور مرتے وقت بھی اپنی قبر کی پیشانی پر یہ رقم کروا گئے کہ **یہ برسبن کی سرزمین پر بسنے والے کسی احمدی کی قبر ہے کہ شاید کبھی کوئی یہاں آئے اور اسے علم ہو کہ یہاں ایک احمدی دفن ہے۔** آپ کی قبر کا کتبہ ہی تھا جس کی وجہ سے آپ کی یہاں موجودگی کا پتہ چلا۔ آپ کی قبر کی دریافت اتفاقی طور پر ہوئی۔

جماعت برسبن کے صدر مکرم عبداللطیف مقبول صاحب ایک روز ماؤنٹ گراویٹ (Mount Grawatt) قبرستان کے مسلم حصہ میں تھے۔ جہاں آپ کو دو قبروں پر (Ahmadiyya ....) لکھا نظر آیا۔ بعد میں دیگر احمدی دوست بھی اس قبرستان پہنچے اور ان دونوں قبروں کو دیکھا۔ یہ دونوں قبریں ایک دوسرے کے ساتھ ہیں اور ایک جیسی ہیں اور ان دونوں قبروں پر مندرجہ ذیل الفاظ کندہ ہیں۔

Allah O Akbar

God Greatest of All

A.B. Khan

Ahmadiyya..........

Died 13th May 1955

Aged 83 Years

دوسری قبر علی بہادر خان صاحب کی اہلیہ محترمہ مارگریٹ خان صاحبہ کی ہے۔
مارگریٹ خان صاحبہ کی قبر پر لکھا ہوا ہے۔

Allah O Akbar

God Greatest of All

Margaret Khan

Ahmadiyya...........

Died 12th February 1948

Aged 70 Years

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برسبن کی تعداد چھ صد کے لگ بھگ ہے اور بڑی مضبوط اور فعال جماعت قائم ہے اور جماعت کا اپنا دس ایکڑ رقبہ پر مشتمل وسیع و عریض سنٹر ہے اور ابھی حال ہی میں بڑی خوبصورت (بیت) بھی تعمیر ہوئی ہے۔ (الفضل 23 نومبر 2013ء)

غزل

عشق کی راہ میں جب جب ملے آزار ہمیں
اُس کی رحمت نے کیا پیار سے سرشار ہمیں

وہ سدا ساتھ رہا زیست کی ہر مشکل میں
اس نے چھوڑا نہیں بے یار و مددگار ہمیں

ہم کو حاصل ہوئی اک صبر و رضا کی دولت
اُس کے فضلوں نے کیا خوب ثمر بار ہمیں

اس کی نظروں میں ہمیں پیار کے قابل ٹھہرے
یوں تو دنیا نے کہا مفلس و نادار ہمیں

ہم کو آتا نہیں اس راہِ وفا سے ہٹنا
آزمایا ہے زمانے نے کئی بار ہمیں

ایک عالم ہوا اب سچ کے دلائل کا شکار
اس نے بخشی ہے براہین کی تلوار ہمیں

اس نے ہی ہم کو یہ افکار کی دولت بخشی
اس نے ہی دی ہے حسیں قوتِ اظہار ہمیں

جس کا ہر گوشہ معطر ہے حسیں پھولوں سے
وہی خوشبو بھرا حاصل ہوا گلزار ہمیں

عبدالصمد قریشی

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب

رفیق حضرت مسیح موعود

حضرت صاحبزادہ حکیم خواجہ کرم داد آف چنگا بنگیال

حضرت صاحبزادہ حکیم خواجہ کرم داد خان صاحب اصل میں چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی کے رہنے والے تھے اور راجپوت خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ تقریباً 1835ء میں پیدا ہوئے، آپ بڑی قد آور شخصیت کے مالک تھے، پیشہ کے لحاظ سے ایک کامیاب حکیم تھے، حکمت میں آپ کو حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول کا شاگرد ہونے کا اعزاز حاصل تھا اور کافی عرصہ حضرت خلیفہ اول کے ساتھ جموں و کشمیر میں گزارا۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الاول جموں سے ملازمت ترک کر کے ہمیشہ کے لیے حضرت مسیح موعود کے قدموں میں قادیان آ گئے تو آپ کے جموں سے چلے آنے کے بعد مہاراجہ جموں و کشمیر نے حضرت صاحبزادہ حکیم کرم داد صاحب کو اپنا شاہی حکیم وطبیب مقرر فرمایا۔

حضرت خواجہ کرم داد خان صاحب کی بیعت کا قطعی علم نہیں کہ کس سال میں کی مگر آپ کو حضرت اقدس مسیح موعود کی زندگی میں ہی احمدیت قبول کرنے اور حضور اقدس کے رفیق ہونے کا شرف حاصل ہے۔ آپ حضرت اقدس کے سچے عاشق اور فدائی مرید تھے، احمدیت کے ساتھ نہایت گہرا وفا کا تعلق تھا اور خلافت کے انتہائی مطیع اور فرمانبردار تھے۔ آپ تعلیمات سلسلہ پر دل و جان سے کاربند تھے، اس کی ایک عمدہ مثال آپ کا اپنی بیٹی حضرت زیوراں بیگم صاحبہ (ولادت: 1890ء وفات 18 نومبر 1960ء) کا رشتہ کرنا ہے جو حضرت میاں رحمت اللہ صاحب (بیعت: اگست 1903ء، وفات 5 دسمبر 1941ء قادیان) آف بنگہ ضلع جالندھر کے ساتھ طے ہوا، یہ شادی اطاعت امام اور دینی جذبے کی بہت عمدہ مثال تھی کیونکہ حضرت میاں رحمت اللہ صاحب دنیاوی اعتبار سے ایک کم حیثیت اور معمولی انسان سمجھے جاتے تھے لیکن ایمان کی دولت سے مالا مال ایک ولی اللہ انسان تھے بس فرمان نبویؐ فَاظْفُرْ بِذَاتِ الدِّیْنِ (یعنی نکاح کے لیے دینداری کو ہی ترجیح دے) کے مطابق ہی یہ رشتہ عمل میں آیا، حضرت میاں رحمت اللہ صاحب اپنی اس شادی کے متعلق بیان کرتے ہیں:

’’خاکسار کی پہلی بیوی فوت ہو چکی تھی ......

خاکسار کی عمر تخمیناً تیس سال کی تھی، اپنی برادری میں رشتے تو بہت تھے مگر وہ جاہل لوگ ’’مرزائی ہو گیا ہے‘‘ بس یہ کہہ کر خاموش ہو جاتے تھے چونکہ خدا کو عاجز کیلئے کچھ بہتر منظور تھا، مَیں حضرت صاحب کی خدمت مبارک میں دعا کیلئے لکھتا رہتا تھا حضور کا حکم آتا تھا کہ نکاح کرو ہم دعا کریں گے۔

میرے مکرم معظم اخویم شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی قصبہ بنگہ میں عاجز کے ہاں تشریف لائے، گھر پر کھانا کھانے کے وقت معلوم ہوا کہ میری بیوی تو فوت ہو چکی ہے اور خاکسار کی بیوہ ہمشیرہ میرے بچوں اور اپنے بچوں (لڑکوں) کی تربیت و امور خانہ داری روٹی وغیرہ وہی کرتی ہے چونکہ مکرم معظم عرفانی صاحب ضلع جالندھر کے باشندے ہیں اور میرے سلسلہ میں داخل ہونے سے ان کو بڑی خوشی ہوئی تھی، فرمانے لگے کہ تم نکاح کرو! میں نے وہی معاملہ احمدیت والا پیش کر دیا، خیر انہوں نے واپس جا کر اپنے اخبار الحکم میں خاکسار و معظم شیخ غلام احمد صاحب واعظ مرحوم و مغفور کے رشتوں کے متعلق اخبار میں تحریک شائع کر دی........

مکرم معظم جناب قبلہ خواجہ کرم داد خان صاحب چنگوی حال مقیم جموں نے اپنی دونوں باکرہ لڑکیاں قریباً 13,15 سال کی تھیں، حضرت مسیح موعود کی خدمت مبارک میں ایک کے لیے لکھ بھیجا کہ میں ایک لڑکی بھائی رحمت اللہ کو حضور کے منشاء و حکم کے بموجب دیتا ہوں۔ اس پر حضور نے شیخ صاحب کو بلوا کر فرمایا کہ .....ان کو لکھ دو کہ 12,13 سالہ لڑکی خواجہ صاحب کا رشتہ پسند کرتا ہوں اور یا منظور کرتا ہوں، ان کو لکھ دو کہ وہ بھی منظور کر لیں۔ الحمد للہ بس کیا تھا کہ محترم مکرم عرفانی صاحب کا مکتوب گرامی پہنچا کہ حضرت صاحب نے مکرمی خواجہ صاحب کی منجھلی باکرہ لڑکی کا رشتہ تمہارے لیے منظور فرمایا ہے نکاح کے لیے تیار رہیں۔ مجھے فکر بھی ہوا اور خوشی بھی، فکر اس لیے کہ پہلے ان سے تعارف بھی نہیں اور وہ راجپوت اور یہ عاجز غریب لاہوریہ ارائیں ہے، ممکن ہے بعد میں کوئی ایسی بات پیدا نہ ہو، خوشی اس بات کی کہ حضرت اقدس نے منظور فرمایا ہے ان شاء اللہ بابرکت ہو گا۔ خیر میں نے مکرمی عرفانی صاحب کو لکھا کہ آپ خواجہ صاحب کو پھر یہ یاددہانی کروا دیں کہ یہ عاجز قوم کا ارائیں ہے، خیر انہوں نے دوبارہ ان کو لکھا تو انہوں نے اپنا ایک لمبا چوڑا خط ان کو لکھا جس میں مختصر یہ خلاصہ بھی تھا کہ میں نے قومیت کا کوئی لحاظ نہیں رکھا، ہاں جو قوم حضرت مسیح موعود نے تیار کی ہے اس سے بڑھ کر دنیا میں کوئی قوم نہیں اور یہ بھی لکھا کہ میرا یہ خط بھی اپنے اخبار میں شائع کر دو جو انھوں نے شائع کر دیا۔ چند دن ہی گزرے ہوں گے کہ خواجہ صاحب نے جموں سے ایک مختار نامہ حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم و مغفور کے نام لکھ کر ارسال فرمایا کہ اس خیال سے کہ حضرت اقدس کو تکلیف نہ ہو، اس لیے آپ مختار ہیں کہ حضرت صاحب کی اجازت سے آپ جس وقت جس دن چاہیں میری لڑکی کا نکاح ولی بن کر میاں رحمت اللہ بنگہ والے سے کروا دیں......حضور نے فرمایا کہ میاں رحمت اللہ کو بلوالو تا کہ نکاح ہو جاوے...

(رجسٹر روایات رفقاء نمبر 2 صفحہ 32-26)

اس رشتے کی خبر دیتے ہوئے ایڈیٹر اخبار الحکم حضرت عرفانی صاحب نے لکھا:

’’اس سلسلہ میں خواجہ کرم داد صاحب کی اخلاقی جرأت کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا جنہوں نے محض خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے لڑکی کا رشتہ میاں رحمت اللہ صاحب ... سے کیا ہے۔ خواجہ صاحب کے جاننے والے جانتے ہیں کہ وہ ایک معزز راجپوت خاندان کے ممبر ہیں اور ان کی قوم میں غیر قوم میں لڑکی دینا سخت معیوب اور گناہ سمجھا گیا تھا مگر خواجہ صاحب نے عملی نمونہ قائم کرنے کے لئے اس امر کی کچھ پروا نہیں کی اور نہایت خوشی اور انشراح صدر کے ساتھ میاں رحمت اللہ صاحب کے ساتھ تعلق پیدا کرنا منظور کیا۔ خواجہ صاحب نے مجھے لکھا ہے کہ احمدیت سے بڑھ کر اور کون قوم معزز ہو سکتی ہے۔ یہ وہ قوم ہے جو خدا کے برگزیدہ مسیح نے طیار کی ہے....‘‘

(الحکم 24 جون 1905ء صفحہ 12 کالم 1)

حضرت مسیح موعود کی اپنی جماعت سے محبت اور شفقت سے ہر فرد جماعت نے حظ اٹھایا تھا، حضرت خواجہ کرم داد صاحب نے ایک مرتبہ حضور اقدس کی ہمدردی اور محبت کا نمونہ اخبار میں پڑھا تو آپ نے جموں سے ایڈیٹر اخبار بدر کو لکھا:

’’ڈائری میں لکھا ہے کہ حضور مسیح الرحمان جو یکم اپریل 1905ء حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کا حال دریافت کرتے رہے ہیں ...... جب یہ مضمون میری نظر سے گزرا، حضور کی محبت سے بھری ہوئی کلام پاک دعا کا وعدہ پڑھ کر اللہ اللہ کیا سرور اور لذت اور جوش دل میں آیا۔ مسکین ایک آہ کھینچ کر سجدے میں گر گیا، ہوش تھا لیکن صرف دعا کا ہوش تھا حضور کس قدر ہمدردئ جماعت سے بے چین ہو جاتے ہیں، کسی دوست کی بیماری کا حال سن کر دعا کرنا حضور کا ایک دوسرے کے لیے جماعت کو سبق ملنا چاہئے۔ آپ مہربانی کریں بدر میں ایک مضمون ہمدردی کا شائع کریں تا کہ تمام احمدی جماعت اپنے اندر ایک جوش پیدا کریں ایک دوسرے بھائی کے لئے دعا کرنے کا حضور کی پاک کلام سے سبق لیں اور رو رو کر تمام جماعت کے بھائیوں کے لیے دعا کریں......۔

(بدر 27 اپریل 1905ء صفحہ 5 کالم 3)

اپنے بھائیوں کے لیے ہمدردی اور محبت کا یہ جذبہ حضرت اقدس سے سیکھ کر آپ نے اپنے اندر بھی پیدا کیا تھا، ایک مرتبہ آپ نے حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو ایڈیٹر اخبار بدر بننے پر لکھا:

’’جناب بھائی صاحب! السلام علیکم

شکر خدا یتعالیٰ جلال قدرت والے کا البدر مرحوم دوبارہ مسیح الزمان کی دعا سے زندہ دو چند دیکھا۔ مجھ کو بھائی محمد افضل کی بیماری اور فوت سن کر گھبراہٹ سے بخار چڑھ گیا تھا لیکن بخار تو چھوڑ گیا تھا دو دن کے بعد، فکر اب تک تھا کیا ہو گا؟ آج اخبار مبارک دیکھا، دل کو سرور اور ایک لذت پیدا ہوئی۔ یہ طریق بطور معجزہ کرامت مسیح الزمان ظاہر ہوا۔ آپ کا وجود اس سلسلہ کے لیے مبارک ہو، ہماری زندگی کے دن خوش قسمتی سے گزر گئے۔ انشاء اللہ آپ کے کارڈ کی تعمیل بڑی خوشی سے انشاء اللہ عنقریب شرح صدر سے کروں گا ...... بفضل خدا خریدار بھی پیدا کروں گا۔ خاکسار خواجہ کرم داد۔ جموں‘‘

(بدر 20/ اپریل 1905ء صفحہ 6 کالم 3)

اس خط سے نہ صرف آپ کی اپنے بھائیوں کے لئے ہمدردی کی جھلک نظر آتی ہے بلکہ سلسلہ احمدیہ کا درد اور حضرت مسیح موعود کے پیغام کی تشہیر کی تڑپ بھی عیاں ہوتی ہے کہ کس طرح حضرت محمد افضل صاحب سابق ایڈیٹر اخبار بدر کی بیماری پر آپ بے چین ہو جاتے ہیں اور اس سے بڑھ کر سلسلہ احمدیہ کے آرگن اخبار بدر کی بھی فکر آپ کو ستاتی ہے۔

آپ کی خدمات کی وجہ سے مہاراجہ کشمیر نے جموں میں ایک حویلی آپ کے نام ہبہ کر دی تھی، یہ 1898ء کی بات ہے۔ جولائی 1912ء میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور حضرت شیخ غلام احمد واعظ صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ارشاد پر جموں تشریف لے گئے جہاں حضرت حکیم کرم داد صاحب نے ان دونوں بزرگوں کے لیکچر کا اہتمام اپنی حویلی پر کرایا۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب اس لیکچر کی روداد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

’’اس جگہ اس امر کا ذکر فائدہ سے خالی نہ ہو گا کہ جس مکان میں میرا لیکچر ہوا تھا اور جو حویلی گردانہ صاحب کے نام سے مشہور ہے، یہ مکان سری مہاراجہ صاحب بہادر والیٔ ریاست جموں و

کشمیر نے صاحبزادہ کرم داد صاحب احمدی کے والد بزرگوار کونسلاً بعد نسلٍ کے لیے عطا کر دیا تھا اور آج کل خواجہ صاحب موصوف کے قبضہ میں ہے۔ خواجہ صاحب نے بہت محنت کے ساتھ اس کے اندر ایک باغیچہ بھی طیار کیا ہے اور کچھ حصہ مکان کا خود بھی بنایا ہے اور بہت سی محنت اور روپیہ اس مکان کی درستگی اور مرمت پر بھی خرچ کیا ہے۔

اس کے ساتھ ہی ایک اور ریزولیوشن کی نقل بزبان اردو درج ہے۔

1947ء میں تقسیم ملک کے وقت جو فسادات ہوئے اُس میں آپ کے سارے خاندان کو بھی شہید کر دیا گیا، آپ نے یہ شدید صدمہ نہایت صبر سے برداشت کیا، کشمیر کے مجموعی خونچکاں حالات کا بھی آپ کے دل پر گہرا اثر تھا۔ اپنی زندگی کے آخری ایام آپ نے زیادہ تر کراچی میں گزارے، مکرم سمیع اللہ ناصر بنگوی صاحب ابن ہدایت اللہ بنگوی صاحب آف یو کے حضرت خواجہ کرم داد صاحب کے متعلق اپنی بچپن کی یادوں کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ترجمہ: میری ملاقات حضرت خواجہ کرم داد خان صاحب کے ساتھ اگست 1947ء میں ہوئی جب میرا خاندان پاکستان بننے کے بعد دہلی سے ہجرت کر کے کراچی منتقل ہوا۔.... مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ان کا قد انتہائی دراز تھا اور ان کا سونٹا جو وہ کبھی کبھی چلنے کے لیے استعمال کرتے تھے، انتہائی اونچا تھا۔ ان کے سر پر گھنے بال تھے، ان کے دانت بھی اپنے تھے اور وہ عینک بھی استعمال نہ کرتے تھے۔ کثرت سے لوگ آپ کے پاس علاج کیلئے آتے اور آپ ان کا herbal علاج کرتے۔ ہر صبح ''روزنامہ جنگ'' کے آنے پر آپ انتہائی بے چین ہو جاتے اور کہتے کہ کوئی ہے جو اُن کو کشمیر سے متعلق تمام خبریں پڑھ کر سنائے کیونکہ ان دنوں کشمیر کے مسلمانوں میں بھارت سے آزادی اور پاکستان کے ساتھ الحاق کے سلسلہ میں سخت بے چینی اور جدوجہد پائی جاتی تھی، آپ ان خبروں کو بہت غور سے سنتے۔ میں اس وقت محض 9,10 سال کا تھا اور پورے طور پر آپ کی تکلیف کی حالت کو نہیں سمجھ سکتا تھا۔ حضرت خواجہ صاحب کو خدا تعالیٰ نے محض نبض دیکھ کر گزشتہ اور موجودہ بیماریوں کی تشخیص کرنے کا غیر معمولی ملکہ عطا کیا تھا۔

(Dadajan page 118,119 by Sami Ullah Nasir Bangvi published in 2005 in UK)

حضرت خواجہ کرم داد خان صاحب نے مورخہ 2 مارچ 1950ء کو وفات پائی، آپ کی وفات پر آپ کے نواسے مکرم چودھری فیض عالم خان چنگوی صاحب آف کراچی نے آپ کا ذکر خیر کرتے ہوئے لکھا:

''صاحبزادہ حکیم خواجہ کرم داد خان صاحب سابق حکیم شاہی ریاست جموں و کشمیر مورخہ 2/مارچ 1950ء اپنے آبائی وطن چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی میں قریباً بعمر ایک سو پندرہ سال انتقال فرما گئے ہیں۔

آپ گزشتہ پانچ سال سے کراچی میں مقیم تھے اور قریباً عرصہ اڑھائی سال سے خاکسار کے پاس ہی رہتے تھے، اکثر اوقات نماز فجر اور عشاء کے بعد (جیکب لائنز کے حلقہ کی نمازیں خاکسار کے مکان پر ہی ہوتی ہیں) احمدی دوست آپ کو گھیر کر بیٹھ جاتے اور آپ سے حضرت مسیح موعود اور حضرت خلیفہ اول کے حالات سنا کرتے۔

آپ حضرت مسیح موعود کے رفیق ہونے کے علاوہ خلیفہ اول کے شاگرد بھی تھے اور آپ کے ساتھ بہت عرصہ دربار کشمیر میں ملازم رہ چکے تھے لہٰذا اکثر چشم دید حالات جو نہایت ایمان افروز ہوتے سنایا کرتے تھے۔ اس قدر عمر ہونے کے باوجود نماز پنجگانہ کو بالالتزام ادا کرتے اور ہر نماز کے وقت تازہ وضو کرتے، آخری عمر میں کراچی سے اپنے وطن چلے گئے اس وقت بعض نمازوں میں امام الصلوٰۃ کے فرائض ادا فرماتے تھے۔ (دعوت الی اللہ) کے بہت شائق تھے، اکثر مریضوں اور ملنے والوں کو (دعوت الی اللہ) کرتے رہتے تھے، اشتہارات یا کتب سلسلہ بھی تقسیم کرتے۔

جموں میں آپ کو مہاراجہ کشمیر یعنی مہاراجہ ہری سنگھ کی طرف سے ایک کوٹھی ملی ہوئی تھی جس کا نام حویلی گرانہ ہے جس میں وہ احمدیہ (بیت) کے لئے ایک حصہ وقف شدہ بتایا کرتے تھے۔ آپ سلسلہ پر سچا ایمان رکھنے والے اور مسیح موعود اور خلفاء کا بے حد ادب واحترام کرنے والے بزرگ تھے چنانچہ 1948ء میں جب حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی کراچی تشریف لائے تو نانا جی نے نظر کمزور ہونے کی وجہ سے مجھے ساتھ لیا اور نماز کے بعد حضور ایدہ اللہ سے مصافحہ کیا اور بہت خوشی ظاہر کی۔ آپ کی وفات سے تھوڑا عرصہ قبل کا ایک چھوٹا سا واقعہ جو نہایت سبق آموز ہے درج کیا جاتا ہے،

ایک رات بعد نماز عشاء حلقہ جیکب لائنز کے کچھ دوست خاکسار کے مکان پر بیٹھے تھے اور حسب معمول حضرت نانا جان سے بعض باتیں پوچھ رہے تھے، اس سلسلہ میں ہمارے ایک بزرگ جو آج کل کراچی میں ہیں یعنی جناب شیخ فضل حق صاحب گارڈ جو ان سے اکثر بے تکلفی سے بعض باتیں دریافت فرماتے رہتے تھے، نے سوال کیا، نانا جی! آپ نے حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں سب سے اچھی بات کون سی دیکھی ہے؟ آپ تھوڑی دیر خاموش رہے اور ہم سب حیران تھے کہ اس سوال کا دیکھیں کیا جواب دیں گے، تھوڑی دیر کے بعد حکیم صاحب مرحوم نے جواباً فرمایا ''میں نے سب سے اچھی بات اس وقت یہ دیکھی کہ رفقاء مسیح موعود میں ہر وقت ایک یہ جذبہ موجزن رہتا تھا کہ حضور کی طرف سے کوئی حکم یا خدمت ملے تو وہ عاشقوں کی طرح اس کو کرنے کو تیار رہتے تھے اور ہر (رفیق) کا یہی خیال بلکہ خواہش اور تڑپ ہوتی تھی کہ ہر خدمت مجھے دی جائے اور اس کام کے کرنے کا مجھے ہی شرف حاصل ہو اور یہ ان میں ایک والہانہ جذبہ تھا جو (رفقاء) میں سب سے اچھا مجھے نظر آیا لیکن اب بعض لوگوں میں یہ چیز اس زمانہ کی نسبت بہت کم نظر آتی ہے بلکہ بعض لوگ اب خدمت سے کتراتے ہیں اور ڈرتے ہیں کہ کہیں ہمارے ذمہ ہی یہ دینی کام نہ لگ جائے۔''

حکیم صاحب مرحوم کی وفات پر چنگا بنگیال اور جماعت احمدیہ کراچی نے نماز جنازہ پڑھی۔ بالآخر احباب سے حکیم صاحب مرحوم کی بلندیٔ درجات کی درخواست دعا ہے۔

(الفضل لاہور 30 مارچ 1950ء صفحہ 6)

اہلیہ محترمہ کا ذکر خیر

حضرت حکیم خواجہ کرم داد خان صاحب کی اہلیہ محترمہ حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ بھی دیندار اور متقیہ خاتون تھیں، خاص طور پر علم قرآن کا فہم اور وعظ گوئی میں بہت مشہور تھیں اور مختلف جگہوں پر جا کر درس قرآن دیتی تھیں، ایک زمانہ میں آپ کی اسی قرآن فہمی کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے آپ سے نکاح کرنا چاہا تھا۔ بہرکیف آپ کے فہم قرآن کا تذکرہ پرانے لٹریچر میں محفوظ ہے، حضرت نواب محمد خان ثاقب صاحب آف مالیر کوٹلہ اخبار الحکم میں بعنوان ''مالیر کوٹلہ میں ایک احمدی خاتون کی (دعوت الی اللہ)'' لکھتے ہیں:۔

''کوئی بیس روز یہاں ہمارے مکرم بھائی خواجہ کرم داد صاحب احمدی وظیفہ خوار ریاست جموں و کشمیر تشریف لائے ہوئے ہیں، اُن کا بچہ اور ان کی بیوی ساتھ ہیں۔ ہمیں پہلے تو خواجہ صاحب سے نیاز حاصل نہ تھا صرف روشناسی تھی، اب یہاں ملنے اور بیٹھنے سے دل کھول کر باتیں ہوئیں اور حد درجہ کا اختلاط اور محبت جیسی دینی بھائیوں میں ہونی چاہیے، بڑھ گئی اور سوچتے سوچتے حضرت اقدس مسیح موعود کی (دعوت الی اللہ) کا مسئلہ چھڑ گیا کہ کن کن وسائل سے یہ اہم کام بسہولت انجام پذیر ہو سکتا ہے۔ اثنائے تقریر میں معلوم ہوا کہ خواجہ صاحب کی بیوی صاحبہ سلسلہ کے مقاصد بتانے اور قرآن کریم کے حقائق و معارف کے بیان کرنے میں پوری بصیرت رکھتی ہیں، ان کو خدا نے ایسا ملکہ دیا ہے کہ وہ ہر پہلو سے مستورات میں اپنا اثر علم وعمل دونوں سے ڈال سکتی ہیں اور اپنی خداداد طاقت اور لیاقت سے مخالفوں کا دم بند کر سکتی ہیں۔ وہ حضرت حکیم الامت کی شاگرد خاص ہیں، مدتوں تک ان کے آستانے پر گری رہیں اور قرآن سیکھتی رہیں۔ یہ معلوم کر کے مجھے از حد مسرت ہوئی، ہمت بڑھ گئی، دل میں قوت پیدا ہو گئی اور خیال آیا کہ کوٹلہ کی پردہ نشین شریف عورتوں کو بوجوہ چند قرآن کریم کے معارف و حقائق کے سننے کا موقعہ بہت ہی کم ملا ہے اور ملتا ہے، اگر ہماری قوم کی معزز اور مقتدر مستورات اس ہماری لائق بہن کی وعظ، پُراثر تقریر، دلگداز بیاں اور دلکش طرزِ اَدا کو سننا پسند کریں تو نہایت ہی مبارک ہو۔ یہ بات دل میں ٹھان لی اور لے کے خدا کا نام تحریک شروع کی پس پھر کیا تھا مدتوں کے بھوکوں کو گویا آسمان سے مائدہ نازل ہوا چاروں طرف سے الجوع العطش کی آواز گونجنے لگی۔

ہم کن الفاظ میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ کس خوبصورتی اور خوش اسلوبی سے خواتین کوٹلہ نے قرآن کریم کے حقائق ومعارف کا خیر مقدم کیا، کسی نے سر پر رکھا اور کسی نے آنکھوں سے لگایا اور آخر سب نے سودائے قلب میں جگہ دی.....

خواجہ صاحب کی بیوی نے جو ہر دلعزیزی کوٹلہ کی مستورات میں صرف قرآن کریم کی پاک آیتیں پڑھ کر اور حضرت اقدس کے دعوے کی (تشہیر) کر کے حاصل کی ہے، یہ حقیقت میں حضرت اقدس کا معجزہ اور حضرت حکیم الامت مولانا مولوی نور الدین صاحب کی کرامت ہے۔

احمدی سلسلہ میں ایسی قرآن دان اور قرآن فہم القرآن اور فی القرآن خاتون ہم نے ابھی تک نہ دیکھی نہ سنی۔

......ہم آخر میں احمدیہ سلسلہ کے احباب کی خدمت میں تحریک پیش کرتے ہیں کہ جب تک خدا کے فضل وکرم سے ہماری مستورات میں بہت سی ایسی خواتین پیدا ہوں جو اپنی دینی بہنوں کو اپنے اچھے نمونوں، اخلاق وآداب محمدیہ، خصائل و اطوار احمدیہ کے ذریعہ سے خواب غفلت سے بیدار کر سکیں اور قرآن کے ترجمے اور تفسیر سے فائدہ پہنچائیں اور خدا تعالیٰ کے سچے مامور مسیح موعود کی تعلیم اور ہدایت پر عملدر آمد کرنے کی تلقین اور تحریص دلائیں ہر ایک شہر کی احمدیہ جماعت کے سرگرم احباب خواجہ صاحب کی فاضل بیوی کو ضرور موقع دیں کہ ان کی بیویاں، بہو بیٹیاں ان کی وعظ نصیحت سے فائدہ اٹھائیں اور اس عمدہ اور مبارک نمونہ پر چلیں اور اپنے مردوں کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مقاصد میں کامیاب ہونے میں ذریعہ بنیں .... اس کام کو عملی طور سے شروع کرنے کیلئے خواجہ صاحب سے بمقام جموں خط وکتابت کرے گی کیونکہ وہ ہر مقام میں (دعوت الی اللہ) کرنے کے لئے مستعد اور طیار ہیں۔''

(الحکم 30 جون 1903ء صفحہ 9,10)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب اپنے دورۂ جموں 1912ء کی رپورٹ میں احمدیانِ جموں کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''صاحبزادہ خواجہ کرم داد صاحب اور خواجہ صاحب کی اہلیہ (مریم بی بی) مشہور واعظہ جن کی قرآن خوانی اور وعظ گوئی کا نمونہ دیکھ کر میں حیران ہوا، اللہ تعالیٰ اس لائق عورت کو تقویٰ، اخلاص اور صدق میں نمایاں ترقی دے کر اسے توفیق دے کہ تمام شہروں اور دیہاتوں میں وہ عورتوں کے واسطے پُر تاثیر وعظ کرتی پھرے اور ہر جگہ نیک نمونے قائم کرے۔''

(بدر 25 جولائی 1912ء صفحہ 7 کالم 1)

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب محترمہ بو فاطمہ صاحبہ ہمشیرہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کے تقویٰ وطہارت کے ذکر میں فرماتے ہیں:

''مرحومہ احمدیت میں داخل ہونے کے بعد اشاعت سلسلہ اور قرآن مجید سے محبت کرتی تھیں، اسی مقصد کے لئے انہوں نے سیدہ مریم کو (جو قرآن کریم کا ایک خاص فہم رکھتی تھیں اور ایک زمانہ میں اس قرآن فہمی کی وجہ سے حضرت خلیفہ اول نے ان سے نکاح کرنا چاہا تھا۔) اپنے پاس بلا کر رکھا۔ وہ قرآن مجید کا درس دیتی تھیں اور بوفاطمہ بیگم ان کا خاص احترام کرتی تھیں۔ آہ! 1974ء کے انقلاب کے بعد جموں میں ان کے خاندان کو شہید کر دیا گیا، صرف ان کا ایک پوتا بچا۔ سیدہ مریم شیخ محمود احمد صاحب عرفانی مرحوم و مغفور کی بیوی کی نانی تھیں۔

(رفقائے احمد جلد دوم صفحہ 736 از ملک صلاح الدین صاحب ایم اے)

حضرت مریم بیگم صاحبہ نے 1917ء میں وفات پائی۔

(الفضل 17 نومبر 1917ء صفحہ 1 کالم 3)

آپ کی اولاد کا زیادہ علم نہیں ہوسکا، ایک بیٹی حضرت زیوراں بیگم صاحبہ زوجہ حضرت میاں رحمت اللہ صاحب آف باغانوالہ تھیں، دوسری بیٹی جن کا نام معلوم نہیں ہوسکا وہ مکرم چودھری فضل احمد صاحب کی اہلیہ تھیں (والدہ چودھری فیض عالم خان چنگوی)، ایک بیٹے مکرم بابو امداد علی صاحب تھے جن کی شادی سکینہ بیگم صاحبہ بنت حضرت چودھری ابراہیم صاحب آف گوہد پور ضلع سیالکوٹ کے ساتھ ہوئی۔

(الفضل 6 مئی 1920ء صفحہ 2 کالم 1)

مکرم ناصر احمد پروازی صاحب حال کینیڈا حضرت حکیم کرم داد صاحب کے بارے میں لکھتے ہیں کہ ''قبلہ حکیم صاحب میرے دادا مولوی فضل محمد خاں کے خالہ زاد بھائی تھے۔''

مکرم قدیر احمد طاہر صاحب

نماز تمام برائیوں اور بدکاریوں سے روکتی ہے

عبادت پر قائم رہو گے تو حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے والے بھی بنو گے

نماز کے معنی

نماز فارسی زبان کا لفظ ہے عربی زبان میں نماز کے لئے صلوٰۃ کا لفظ آتا ہے۔ صلوٰۃ کا لفظ صلّی سے نکلا ہے۔ جس کے معنی ہیں آگ میں داخل ہونا۔ پس صلوٰۃ کے ایک معنی یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ کی محبت کی آگ میں داخل ہونا۔ لفظ صلوٰۃ صَلّٰی سے مشتق بھی ہے۔ جس کے معانی دعا کرنے کے ہیں۔

الصلوٰۃ کے اصطلاحی معانی ہیں ایسی عبادت جس میں رکوع وسجود ہیں۔ گویا صلوٰۃ کے معانی نماز کے ہیں۔ جو ایک مکمل دعا ہے۔ نماز کی اہمیت و برکات کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے۔ کہ دین میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلا عمل جس کو بجالانے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔ وہ نماز ہے۔

اسی طرح پیدائش کے بعد بچے کو سب سے پہلے نماز کی طرف ترغیب دلانے کا حکم دیا گیا ہے۔ جس کے لئے پیدائش کے معاً بعد دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کے الفاظ کہنے کا حکم ہے۔

نماز کا قیام، اہمیت و برکات

از روئے قرآن

اللہ تعالیٰ قرآن کریم کے آغاز میں مومنین کی صفات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ یقیمون الصلوٰۃ۔ (سورۃ بقرہ 4) کہ میرے حقیقی مومن وہ لوگ ہیں جو نماز کو قائم کرتے ہیں۔ اور یقیمون الصلوٰۃ میں نماز کو باجماعت ادا کرنے کا حکم ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یقیناً نماز مومنوں پر ایک مؤقت فرض ہے۔

(سورۃ النساء: 104)

اسی طرح اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں حضرت اسماعیلؑ کے عمل کو ہمارے لئے بطور نمونہ مثال دیتے ہوئے فرماتا ہے۔

اور وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کی تاکید کرتا رہتا تھا۔ اور اپنے رب کے نزدیک پسندیدہ (وجود) تھا۔

(سورۃ مریم: 56)

اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

تم تمام نمازوں کا اور خصوصاً درمیانی نماز کا پورا خیال رکھو اور اللہ کے لئے فرمانبردار ہو کر کھڑے ہو جاؤ۔

(سورۃ بقرہ: 239)

اور اسی طرح اللہ تعالیٰ نے انسان کی کامیابی کی ضمانت اس بات میں دی ہے کہ انسان اپنے پیدا کرنے والے کا ذکر کرے۔ اس کی عبادت کرے یعنی نماز ادا کرے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔

''یقیناً وہ کامیاب ہوگیا جو پاک ہوا اور اپنے رب کے نام کا ذکر کیا۔ اور نماز پڑھی''

(سورۃ الاعلیٰ: 16-15)

نماز کا قیام، اہمیت و برکات

از روئے حدیث

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی ادائیگی پر بہت زور دیا ہے اور اپنے نمونہ سے بھی ہمیں سمجھانے کی تلقین کی۔ آپؐ تو ساری ساری رات کھڑے ہو کر خدا تعالیٰ کی عبادت کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ کے پاؤں متورم ہو جایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ نے آپؐ سے پوچھا آپؐ اتنی عبادت کیوں کرتے ہیں تو آپؐ نے فرمایا اے عائشہ افلا اکون عبدا شکورا۔ کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی کہ جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو اسے نماز پڑھنے کی تلقین کرو اور جب بچہ دس سال کا ہو جائے تو اس سے نماز کے سلسلہ میں سختی بھی کی جائے۔

اسی طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن انسان کے اعمال میں سب سے پہلے جس عمل کے بارہ میں پوچھا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو سارا حساب ٹھیک رہے گا۔

نماز کی ادائیگی کے سلسلہ میں والدین کو پیار و محبت سے اپنے بچوں کے سامنے اپنا نمونہ پیش کرنا ہوگا۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو بھی جگائے۔ اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔ اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحم کرے جو رات کو عبادت کرے۔ اور نماز پڑھے اور اپنے خاوند کو بھی جگائے۔ اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔

(سنن ابوداؤد)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی اے اللہ تعالیٰ کے رسول! میں گناہ کا مرتکب ہوا ہوں اور سزا کا مستحق ہوں نماز کا وقت ہو چکا تھا۔ اس شخص نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب نماز ختم ہوئی۔ تو اس نے پھر عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں سزا کا مستحق ہوں۔ مجھے اللہ تعالیٰ کے مقررہ قانون کے مطابق سزا دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا۔ کیا تو نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟ اس نے کہا جی حضور! پڑھی ہے۔ آپؐ نے فرمایا اس نیکی کی وجہ سے تجھے بخش دیا گیا ہے۔ نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں۔

(صحیح بخاری)

حضرت مسیح موعود کے

ارشادات

آپ فرماتے ہیں:

''نماز پڑھو۔ نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے۔ اور جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو ایسا نہ ہو کہ گویا تو ایک رسم ادا کر رہا ہے بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہر وضو کرتے ہو۔ ایسا ہی ایک باطنی وضو بھی کرو اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو۔ تب ان دونوں وضووں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ۔ اور نماز میں بہت دعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کرلو۔ تاتم پر رحم کیا جائے۔''

(روحانی خزائن جلد نمبر 3 صفحہ 549)

پھر ایک جگہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو۔ اور خدا کے دشمن سے مداہنہ کی زندگی نہ برتو۔ وفا اور صدق کا خیال رکھو۔ اگر سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو۔ وہ کافر اور منافق ہیں جو کہ نماز کو منحوس کہتے ہیں اور کہا کرتے ہیں کہ نماز کے شروع کرنے سے ہمارا فلاں فلاں نقصان ہوا ہے۔ نماز ہرگز خدا کے غضب کا ذریعہ نہیں ہے۔ جو اسے منحوس کہتے ہیں۔ ان کے اندر خود زہر ہے۔ جیسے بیمار کو شیرینی کڑوی لگتی ہے ویسے ہی ان کو نماز کا مزا نہیں آتا۔ یہ دین کو درست کرتی ہے

اوراخلاق کودرست کرتی ہے۔نماز کامزادنیا کے ہر ایک مزے پر غالب ہے۔لذات جسمانی کے لئے ہزاروں خرچ ہوتے ہیں اور پھران کا نتیجہ بیماریاں ہوتی ہیں۔اور یہ مفت کا بہشت ہے جو اسے ملتاہے قرآن شریف میں دوجنتوں کا ذکر ہے ایک ان میں سے دنیا کی جنت ہے اور وہ نماز کی جنت ہے۔''

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 371-370)

حضرت مسیح موعود کے نزدیک نماز کی اہمیت اس قدر تھی کہ آپ نے شرائط بیعت میں اس کو ایک اہم جز قرار دیا ہے۔آپ تیسری شرط میں فرماتے ہیں''یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اوررسول ﷺ کے ادا کرتا رہے گا۔اورحتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اوراپنے نبی کریم ﷺ پردرود بھیجنے اوراستغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔اوردلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمداور تعریف کواپنا ہرروز ورد بنائے گا۔''

(اشتہار تکمیل تبلیغ 12 جنوری 1889ء)

خلفاء سلسلہ کی تحریرات کی رو سے

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:

''پس میں یقینی طور پر سچا مصداق اس آیت کا انہیں لوگوں کو مانتا ہوں جو کُل قرآن شریف پر ایمان لاتے ہیں۔اور عملی یا اعتقادی طور پر کسی حصہ کا انکار نہیں کرتے ہیں غرض اللہ تعالیٰ مومنوں کومخاطب کرکے کہتاہے کہ تم ذکراللہ کی طرف چلے آؤ۔صلوٰۃ کیا ہے؟

اس کا جواب خوداللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں دیاہے کہ

نماز تمام بے حیائیوں اور بدکاریوں سے روکتی ہے۔(العنکبوت۔46) پس اگرنماز پڑھ کر بھی بے حیائیاں اور بدیاں نہیں رکتی تو سمجھ لینا چاہئے کہ ابھی تک نماز اپنے اصل مرکز پرنہیں۔اور وہ سچا مفہوم جونماز کا ہے وہ حاصل نہیں ہوا۔اس لئے میں تم سب کوجو یہاں موجود ہیں۔مخاطب کر کے کہنا چاہتا ہوں کہ تم اپنی نمازوں کا اسی معیار پر امتحان کرو۔اور دیکھو کہ تمہاری بدیاں دن بدن کم ہورہی ہیں یانہیں۔اگرنسبتاً ان میں کوئی فرق واقع نہیں ہواتو پھر یہ خطرناک بات ہے۔''

(حقائق الفرقان جلد 4 صفحہ 123)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:

''اقامت الصلوٰۃ ایک نہایت ہی ضروری چیز ہے۔اوراس میں خودنماز پڑھنا، دوسروں کوپڑھوانا اوراخلاص اور جوش کے ساتھ پڑھنا، باوضو ہوکر ٹھہرٹھہر کر باجماعت اور پوری شرائط کے ساتھ نماز پڑھنا شامل ہے۔احادیث میں آتا ہے کہ نماز خدا اور بندے کے درمیان ملاقات کا ایک ذریعہ ہوتی ہے۔گویااس کے ذریعے الوہیت کا وہ رنگ جو نبی کے واسطہ سے اللہ تعالیٰ پیدا کرنا چاہتا ہے جو مومنوں پر چڑھ جاتا ہے۔اور وہ اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہوجاتے ہیں۔''

(تفسیر کبیر جلد 7 صفحہ 329)

نیزفرمایا:

''بڑا آدمی اگرخودنماز باجماعت نہیں پڑھتا تو وہ منافق ہے۔مگر وہ لوگ جو اپنے بچوں کو نماز باجماعت ادا کرنے کی عادت نہیں ڈالتے۔وہ ان کے خونی اور قاتل ہیں۔اگر ماں باپ بچوں کونماز باجماعت کی عادت ڈالیں تو کبھی ان پر ایسا وقت نہیں آسکتا کہ یہ کہا جاسکے کہ ان کی اصلاح ناممکن ہے۔اوروہ قابل علاج نہیں ہے۔''

(تفسیر کبیر جلد 7 صفحہ 652)

حضرت مصلح موعودفرماتے ہیں:

''اگرآپ سچے احمدی ہیں تو آج ہی سے اپنے اندرتبدیلی پیدا کریں۔دعاؤں پرزوردیں۔نمازوں پر زور دیں۔اگرآپ کی بیوی نماز میں کمزور ہےاسے سمجھائیں۔بازنہ آئے طلاق دے دیں۔اگرآپ کا خاوندنماز میں کمزور ہے۔اسے سمجھائیں اگر اصلاح نہ کرے تو اس سے خلع کرالیں۔اگرآپ کے بچے نماز میں کمزور ہیں تو ان کا اس وقت تک کے لئے مقاطعہ کریں کہ وہ اپنی اصلاح کریں۔''

(روزنامہ الفضل 15 ستمبر 1947)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے جو یہ فرمایا کہ بچے پر دس سال کی عمر میں نماز فرض ہو جاتی ہے لیکن اس فرض کونماز کونماز کی عادت ڈالنے کے لئے اگراس سے بھی پہلے نہیں تو کم ازکم سات سال کی عمر کو جب وہ پہنچے تواس کونماز کی طرف متوجہ کرتے رہنا چاہئے۔تاجب نماز فرض ہوتو وہ نماز کا عادی ہوچکا ہواور نماز سے پیار کرنے لگ چکا ہو۔اورنماز کی محبت اس کے دل میں گڑ چکی ہواور وہ ذہنی طور پر اس نتیجہ پر پہنچ چکا ہوکہ جب تک ہم اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریزنہیں ہوتے اوراس سے دعائیں نہیں مانگتے ہمیں اس دنیا میں بھی فلاح حاصل نہیں ہوسکتی اور اخروی زندگی میں بھی ہم اس کی رضا کوحاصل نہیں کرسکتے۔''

(المصابیح،صفحہ 19)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 19 نومبر 1982ء کوبیت اقصیٰ ربوہ میں خطبہ جمعہ میں فرمایا:

''صدران محلّہ جات اورزعماء انصاراللہ کا فرض ہے کہ بجائے اس کے کہ وہ صرف (بیوت الذکر) میں نماز کی تلقین اور یاددہانی کا پروگرام بنائیں۔اگر کوئی ایسے گھرہیں جو (بیت الذکر) میں نہیں آتے۔تو گھروں میں جائیں اور گھروالوں سے ملیں اوران کی منت کریں اوران کوسمجھائیں کہ تمہارے گھر بےنوراور ویران پڑے ہیں۔کیونکہ جوگھر ذکرالٰہی سے خالی ہے۔وہ ایک ویرانہ ہے۔اور جس گھر میں بے نمازی پیدا ہورہے ہیں وہ تو گویا آئندہ نسلوں کے لئے ایک نحوست کا پیغام بن گیا ہے۔اس لئے ہوش کرواوراپنے آپ کو سنبھالواور نمازوں کی طرف توجہ کرو۔اس سے تمہاری دنیا بھی سنورے گی اور تمہارا دین بھی سنورے گا۔کیونکہ عبادت میں ہی سب کچھ ہے۔عبادت پرقائم رہوگے تو خدا کے حقوق ادا کرنے والے بھی بنوگے اور بندوں کے حقوق ادا کرنے والے بھی بنو گے......اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم نماز کے حقوق ادا کریں۔اور خدا کرے کہ نماز ہمارے حقوق ادا کرے۔اور وہ تمام فیوض جو بنی نوع انسان کے لئے نماز کے ساتھ وابستہ ہیں۔وہ دنیا میں سب سے زیادہ ہم ہی حاصل کرنے والے ہوں۔اللہ تعالیٰ کرے کہ ایسا ہی ہو۔آمین''

(خطبات طاہر جلد اول،صفحہ 288-289)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''سب سے پہلے ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اپنی نمازوں کو، اپنی دعاؤں کو، اس کے لئے خالص کرنا ہوگا اور یہی بنیادی چیز ہے۔اگرنمازوں میں ذوق اورسکون میسر آگیا تو سمجھیں سب کچھ مل گیا۔''

(الفضل 29 جون 2004ء)

نیزآپ فرماتے ہیں:

''نمازوں کے حوالے سے مَیں ایک اور بات کہنا چاہتا ہوں ہمیشہ یاد رکھیں کہ خلافت کے ساتھ عبادت کا بڑا تعلق ہے۔اورعبادت کیا ہے؟ نماز ہی ہے۔ جہاں مومنوں سے دلوں کی تسکین اور خلافت کا وعدہ ہے وہاں ساتھ ہی اگلی آیت میں اقیموا الصلوٰۃ کا بھی حکم ہے پس تمکنت حاصل کرنے اور نظام خلافت سے فیض پانے کے لئے سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ نماز قائم کرو۔ کیونکہ عبادت اور نماز ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کوجذب کرنے والی ہوگی۔''

(الفضل 29 مئی 2007ء)

آخر پر چند دعائیں تحریر ہیں جن میں قیام نماز اورنماز میں لذت کا ذکر ہے۔وہ دعائیں یہ ہیں۔

رب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ......

(سورہ ابراہیم 42-41)

اے میرے رب! مجھے نماز پرقائم کرنے والا بنا اور میری نسلوں کوبھی۔اے ہمارے رب! اور میری دعا قبول کر۔اے ہمارے رب! مجھے بخش دے اور میرے والدین کوبھی اور مومنوں کوبھی جس دن حساب برپا ہوگا۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود نے نماز میں سوز پیدا کرنے کے لئے ایک دعا سکھلائی ہے۔اگر توجہ پیدا نہ ہوتو پنج وقت ہرایک نماز میں خدا تعالیٰ کے حضور میں بعد ہرایک رکعت کے کھڑے ہوکر یہ دعا کریں۔

''اے خدائے تعالیٰ قادر وذوالجلال! میں گنہگار ہوں اوراس قدر گناہ کی زہر نے میرے دل اوررگ وریشہ میں اثر کیا ہے کہ مجھے رقت اور حضور نماز حاصل نہیں ہوسکتا۔تواپنے فضل وکرم سے میرے گناہ بخش اور میری تقصیرات معاف کر اور میرے دل کونرم کردے اور میرے دل میں اپنی عظمت اور اپنا خوف اور اپنی محبت بٹھادے تاکہ اس کے ذریعہ سے میری سخت دلی دور ہوکر حضور نماز میں میسر آوے۔''

(فتاویٰ مسیح موعود،صفحہ 37)

اسی طرح بے ذوقی کی نماز میں ذوق پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود نے یہ دعا سکھلائی ہے۔

''اے اللہ تو مجھے دیکھتا ہے کہ میں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور میں اس قوت بالکل مردہ حالت میں ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی۔تو میں تیری طرف آجاؤں گا۔اس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا۔لیکن میرا دل اندھا اور ناشنا سا ہے۔تو ایسا شعلہ نور اس پر نازل کرکہ تیرا اُنس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے۔تو ایسا فضل کرکہ میں نابینا نہ اٹھوں اور اندھوں میں نہ جاملوں۔جب اس قسم کی دعا مانگے گا اور اس پر دوام اختیار کرے گا تو وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اس پر ایسا آئے گا کہ اس بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی جو رقت پیدا کردے گی۔''

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 616)

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم یہ دعائیں یاد کرکے اپنی نمازوں میں ان کو پڑھنے والے ہوں۔تاہماری نمازوں میں بھی رقت پیدا ہو۔اور ہم ایسی نمازیں ادا کرنے والے ہوں۔جو خدا تعالیٰ کے نزدیک مقبول ہونے والی ہوں۔جو ہمیں برائیوں سے بچانے والی ہوں۔جو ہمارے ایمانوں کو مضبوط اور بلند کرنے والی ہوں۔(آمین)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مورخہ 18 جنوری 2014ء کو مریم گرلز پرائمری سکول گھٹیالیاں میں کلاس پنجم کے 26 بچوں اور بچیوں کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم محمود احمد صاحب معلم سلسلہ گھٹیالیاں خورد نے تمام بچوں بچیوں سے باری باری قرآن پاک سنا اور بچوں میں انعامات تقسیم کئے اور آخر میں قرآن مجید کی فضیلت واہمیت پر تقریر کی اور اجتماعی دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ تمام بچوں اور بچیوں کو قرآن پاک کا فہم اور اس کی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دلوں کو روشن کرے۔ آمین

(ہیڈمسٹریس مریم پرائمری سکول گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ)

تقریب آمین

مکرم ارشاد احمد دانش صاحب مربی سلسلہ ٹینچ بھاٹہ راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 23 جنوری 2014ء کو عزیزم عصام احمد ملک واقف نو ولد مکرم ملک احتشام الحق صاحب کی تقریب آمین حلقہ لالہ زار راولپنڈی میں منعقد ہوئی۔ مکرم حفیظ احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نے بچے سے قرآن کریم کے مختلف حصے سنے۔ قرآن کریم پڑھانے کی سعادت محترمہ شاہنہ انور صاحبہ اور والدہ کے حصے میں آئی۔ عزیزم مکرم ملک محبوب احمد صاحب آف دوالمیال ضلع چکوال جن کو گیمبیا ویسٹ افریقہ میں نصرت جہاں سکیم میں خدمت کا موقع ملا، کا پوتا ہے اور مکرم بریگیڈئیر اعجاز احمد ملک صاحب آف دوالمیال ضلع چکوال کا نواسہ ہے۔ عزیزم ددھیال کی طرف سے حضرت ملک عبدالصمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود اور حضرت قاضی ملک عبدالرحمٰن سابق امیر جماعت احمدیہ دوالمیال کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو باترجمہ قرآن کریم پڑھنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم رانا بشارت احمد صاحب ابن مکرم رانا مبارک احمد صاحب اہرانوی باب الابواب غربی حال ہالینڈ گزشتہ تقریباً تین سال سے کافی بیمار ہیں۔ ہسپتال میں داخل ہیں اور کمزور کافی ہو چکے ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم اپنا خاص فضل فرماتے ہوئے ان کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا کرے۔ ان کی تمام پریشانیوں کو دور کر دے اور تمام تکالیف کو دور کردے۔ آمین

مکرم عمران راشد صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم عبدالحفیظ خان صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ ضعیف العمری کی وجہ سے بلڈ پریشر، شوگر اور مختلف بیماریوں میں مبتلا ہیں اور چلنے پھرنے سے بالکل قاصر ہیں۔ اسی طرح خاکسار کی والدہ صاحبہ بھی مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ سے نوازے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم افضل طاہر صاحب صدر جماعت احمدیہ حلقہ رحمٰن پورہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میری بھتیجی سمیرا طاہر صاحبہ طالبہ فرسٹ ائیر واقفہ نو بعمر 18 سال بنت مکرم انور طاہر صاحب مربی سلسلہ محمد نگر لاہور پونے دو سال کینسر کی موذی بیماری کا مقابلہ کرتے ہوئے آخری دس دن قومے میں رہنے کے بعد بالآخر شوکت خانم ہسپتال لاہور میں مورخہ 22 جنوری 2014ء کو وفات پا گئیں۔ آپ کا جسد خاکی لاہور میں خاکسار کے گھر واقع نماز سنٹر رحمٰن پورہ لاہور لایا گیا۔ جہاں پر نماز جنازہ بعد نماز فجر مکرم انور طاہر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ بعد میں جنازہ ربوہ لایا گیا۔ نماز جنازہ مورخہ 23 جنوری 2014ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں مکرم محمد الدین ناز صاحب ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے پڑھائی۔ تدفین عام قبرستان میں ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر دعا مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے کرائی۔ مرحومہ مکرم مولانا اشرف ناصر صاحب مربی سلسلہ کی پوتی تھیں۔ وہ منکسر المزاج، خوش مزاج وگفتار اور خوش لباس بھی تھی۔ صلح پسند تھی لیکن اپنے پیاروں کے خلاف کوئی بات برداشت نہیں کرسکتی تھی۔ ذہین تھی ڈاکٹر بننے کا شوق تھا۔ علم سے محبت کا اس بات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ دوران بیماری بھی دو پیپرز دیئے اور تیاری مکمل تھی۔ اپنی بیماری کا کمپیوٹر کے ذریعے ریسرچ کرتی اس پر وسیع معلومات رکھتی تھی۔ ڈاکٹرز سے Discuss بھی کرتی۔ ہمیشہ مسکراہٹ ہونٹوں پر رقصاں رہتی۔ صابرہ تھی کسی کے سامنے اپنے دکھ کا اظہار نہ کرتی کوئی شکوہ زباں پر نہ تھا کوئی صحت کے بارے میں تشویش کا اظہار کرتا تو کہتی میں ٹھیک ہوں دوران بیماری بے حد تکلیف دہ صورتحال کا سامنا کیا کیموتھراپی ہوتی رہی کئی آپریشن ناکام ہوئے پھر دوبارہ ہوئے بے حد تکلیف دہ ٹیسٹ ہوتے رہے۔ ریڑھ کی ہڈی سے پانی نکال کر ٹیسٹ کیا گیا۔ پھر کہا گیا یہ صحیح نہ ہوا دوبارہ ہوگا۔ اس ساری صورتحال کا بڑی بہادری سے مقابلہ کیا۔ مرحومہ نے سوگواران میں والدین کے علاوہ 2 بھائی اور ایک بہن چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم بشارت احمد وڑائچ صاحب محاسب جماعت احمدیہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی محترم چوہدری رحمت اللہ وڑائچ صاحب لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ 25 دسمبر 2013ء کو بقضائے الٰہی قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ میں وفات پا گئے۔ اسی دن چار بجے سہ پہران کی نماز جنازہ قلعہ کالروالا میں ادا کی گئی اور بوجہ موصی ہونے کے 26 دسمبر کو بعد نماز فجر بیت النور ربوہ میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ مرحوم فوج سے صوبیدار میجر ریٹائر ہونے کے بعد اپنے گاؤں میں زمیندارہ کرتے رہے۔ پانچ سال قبل فالج کا حملہ ہونے سے کمزوری بڑھتی گئی۔ مرحوم کے بچوں کو ان کی بہت زیادہ خدمت کا موقع ملا۔ آپ جماعت احمدیہ قلعہ کالروالا میں لمبا عرصہ سیکرٹری تحریک جدید کے طور پر کام کرتے رہے۔ سب عزیزوں رشتہ داروں سے بہت پیار کا سلوک کرتے اور سب کی غمی خوشی میں شمولیت کرتے۔ غرباء اور ضرورت مندوں کی ہمیشہ مدد کرتے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو حسنات دارین سے نوازے اور تمام عزیزوں کو ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

سانحہ ارتحال

محترمہ کفیلہ خانم صاحبہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بڑی بہن محترمہ جمیلہ خانم صاحبہ زوجہ مکرم ڈاکٹر محمد عبداللہ قریشی صاحب مرحوم 16 جنوری 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ مکرم منیر احمد شیخ صاحب شہید سابق امیر جماعت ضلع لاہور کی سب سے بڑی ہمشیرہ تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور بفضل اللہ تعالیٰ بیت مبارک میں مورخہ 17 جنوری 2014ء کو بعد از نماز جمعہ مکرم محمد الدین ناز صاحب ناظر تعلیم القرآن نے نماز جنازہ پڑھائی بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مرزا عبدالصمد صاحب ناظر خدمت درویشاں نے دعا کروائی۔ مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ مرحومہ نے سوگواران میں ایک بیٹی مکرمہ صبیحہ خانم صاحبہ زوجہ مکرم سردار مبشر قیصرانی صاحب ایڈووکیٹ اور ایک بیٹا مکرم ڈاکٹر طاہر احمد قریشی صاحب چھوڑے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

المناک حادثہ

مکرم نصیر الدین صاحب دارالرحمت غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا چھوٹا بیٹا محمد ذیشان بعمر ساڑھے پانچ سال نرسری کلاس میں پڑھتا تھا سکول سے گھر آکر اپنا ہوم ورک مکمل کیا اور بچوں کے ساتھ کھیلنے کیلئے گھر سے نکلا تو ایک حادثہ کی وجہ سے مورخہ 22 جنوری 2014ء کو وفات پا گیا۔ اسی روز آٹھ بجے رات محلّہ کی گراؤنڈ میں مکرم ڈاکٹر حنیف احمد قمر صاحب صدر محلّہ دارالرحمت غربی ربوہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین کے بعد دعا بھی کروائی۔ عزیزم محمد ذیشان بہت اچھی طبیعت کا مالک تھا۔ گھر آنے والے مہمان سے سلام کرنے میں پہل کرتا۔ اس کی دادی کو کوئی تکلیف ہوتی تو ان کا بھرپور خیال رکھتا۔ چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے ان کے پاؤں دباتا۔ گھر کے قریبی نماز سنٹر میں باقاعدگی سے نماز پڑھنے جاتا۔ گھر میں کوئی مشکل یا پریشانی ہوتی تو معصومیت سے گھر والوں کو کہتا کہ میں نماز میں دعا کروں گا۔ نماز سنٹر میں چھوٹے نمازی کے نام سے مشہور تھا۔ تمام احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ خاص طور پر بچے کی دادی کو صبر وحوصلہ اور ان کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

ایمبولینس کی فراہمی

ربوہ کے تمام احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جب بھی مریض کو ایمرجنسی کی صورت میں فضل عمر ہسپتال لانا مقصود ہو تو درج ذیل نمبرز پر فوری رابطہ فرمائیں اور متعلقہ کارکن کو ایمبولینس کی فراہمی کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

فون نمبرز: 047-6211373,6213909

6213970,6215646

EXT: ایمبولینس سٹیشن: 184

استقبالیہ 120

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ایم ٹی اے کے پروگرام

7 فروری 2014ء

5:10 am	عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
6:00 am	یسرنا القرآن
6:15 am	بیت طاہر کا افتتاح
7:30 am	جاپانی سروس
8:20 am	ہجرت
8:55 am	ترجمۃ القرآن کلاس 11 مارچ 1997ء
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:35 am	یسرنا القرآن
11:55 am	بیت امن کا افتتاح
1:05 pm	سرائیکی سروس
1:30 pm	راہ ہدیٰ
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	دینی و فقہی مسائل
4:45 pm	تلاوت قرآن کریم
5:00 pm	قرآن سب سے اچھا
5:30 pm	درس حدیث
6:00 pm	خطبہ جمعہ Live
7:20 pm	یسرنا القرآن
7:35 pm	Shotter Shondhane
8:55 pm	اسلامی مہینوں کا تعارف
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 7 فروری 2014ء
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	الحوار المباشر Live

درخواست دعا

مکرم مستنصر احمد صاحب دارالشکر جنوبی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے کزن مکرم شاذب علی ابن مکرم شیخ شمس دین صاحب حال لندن ہارٹ کے مریض ہیں اینجیو پلاسٹی ہوئی اور اسٹنٹ ڈالے گئے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

☆......☆......☆

مکان برائے فروخت

ریلوے روڈ پر واقع مکان نمبر 31/21 رقبہ 12 1/2 مرلے، بہترین لوکیشن

رابطہ: 0300-7716414

ربوہ میں طلوع و غروب 29۔جنوری

طلوع فجر	5:40
طلوع آفتاب	7:02
زوال آفتاب	12:21
غروب آفتاب	5:42

ایم ٹی اے کے آج کے اہم پروگرام

29 جنوری 2014ء

2:00 am	جمہوریت سے انتہا پسندی تک
3:40 am	سوال و جواب
6:20 am	گلشن وقف نو
9:50 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	اطفال الاحمدیہ جرمنی اجتماع 24 اپریل 2011ء
2:05 pm	سوال و جواب
6:25 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 4 اپریل 2008ء
8:00 pm	دینی و فقہی مسائل
11:20 pm	اطفال الاحمدیہ یوکے اجتماع

حب ہمزاد

اعصابی کمزوری کے لئے

NASIR ناصر

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ PH:047-6212434

سمیع سٹیل ٹریڈرز مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائزر

اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز

ڈیلرز: G.P۔C.R.C۔H.R.C شیٹ اینڈ کوائل

قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

SHARIF JEWELLERS SINCE 1952

Aqsa Road Rabwah

0092476212515

15 London Rd, Morden Sm4 5Ht

00442036094712

FR-10